© rasailojaraid.com

نقش آغاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تختِ طاؤس کے وارث اور کیخسرو کیقباد کے مسند نشین شاہِ ایران رضا شاہ پہلوی در در کی ٹھوکریں کھانے کے بعد بالآخر آغوشِ موت سے ہمکنار ہو گئے اور اس حال میں کہ سائرس اعظم کو گوشِ کبیر کے شکستہ استخوانوں پر اپنی عظمتوں کی عمارت تعمیر کرنے والے خود سر انسان کو سلطنتِ فارس میں دو گز زمین بھی نہ ملی جہاں وہ دفن ہو کر کسی ہم وطن کے فاتحہ پڑھنے کے سزاوار ہو جاتے۔ کبر و نخوت اور رعونت سے اٹھائی گئی خاک کو اپنے اندر جذب بھی کیا تو فراعنہ کی سرزمین نے کہ جاہلیت اولیٰ کے احیاء کرنے والے شخص کو مناسبت تھی تو فراعنۂ مصر ہی سے۔ یہ انجام یہ ذلت و خواری یہ جلاوطنی، اور یہ جھلستے ہوئے جلتے ہوئے آخری لمحاتِ حیات، یہ درد و کرب، یہ رسوائی اور یہ سوء عاقبۃ ہر اس متکبّر و جبار کے مقدر میں ہے جس کے کاسۂ سر میں خاکساری اور فروتنی کی جگہ خدائی اور کبریائی کا بھوت ٹھکانہ بنائے۔ انسانیت کو معراج تک پہنچانے والے آخری رسول علیہ السلام نے قیصریت اور کسرویت کے بارہ میں اسی انجامِ بد کی خبر دی تھی۔ ہلک قیصر فلا قیصر بعدہ — ہلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہٗ۔ وہ جو شہنشاہ کہلاتا تھا اس کے انجام کے یہ سارے مراحل مالک الملک رب کائنات مالکِ حقیقی کی حقیقی شہنشاہیت اور ملکوتیت کے اعتراف و اقرار کی دعوت بن گئے۔ کس مپرسی میں پردیس میں اٹھنے والا جنازہ جس نے بھی دیکھا اسکی زبان پر بلا اختیار۔ اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔ اور العظمۃ للہ کا ورد جاری ہوا۔ کتنا ظلوم و جہول ہے وہ انسان جو چند روزہ اقتدار و اختیار کے سراب میں اتنا بھٹک جائے کہ خود فراموشی میں خدا کو بھی فراموش کر دے۔ وما قدروا اللہ حق قدرہ والارض جمیعاً قبضتہٗ یوم القیامۃ والسموات مطویّاتٌ بیمینہ۔ قیامت تو قیامت ہے اس دنیائے فانی میں زمین و آسمان کی طنابوں پر اسی کی حکمرانی اور جہانبانی کے یہ مظاہر کیا اس اعلانِ حقیقت کیلئے کافی نہیں کہ:

"یا اللہ تو مالک الملک ہے۔ جس کو چاہے چند روز اختیار دیدے اور جس سے چاہے سب کچھ چھین لے جسے چاہے معزز کر دے۔ اور جسے چاہے ذلت و نکبت کی اتھاہ گھاٹیوں میں پھینک دے۔ ہر خیر اور بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔"

ساسانیوں کی سرزمین کا وارث سکندر و دارا کے نقوشِ جاہلیت کو اجاگر کرنے والا رضا شاہ خسرو پرویز ہی کے انجام سے دوچار ہوا۔ اور ہر متکبر و جبار خدا فراموش حکمرانِ فانی کو سامانِ صد ہزار عبرت و موعظت دے گیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

© rasailojaraid.com